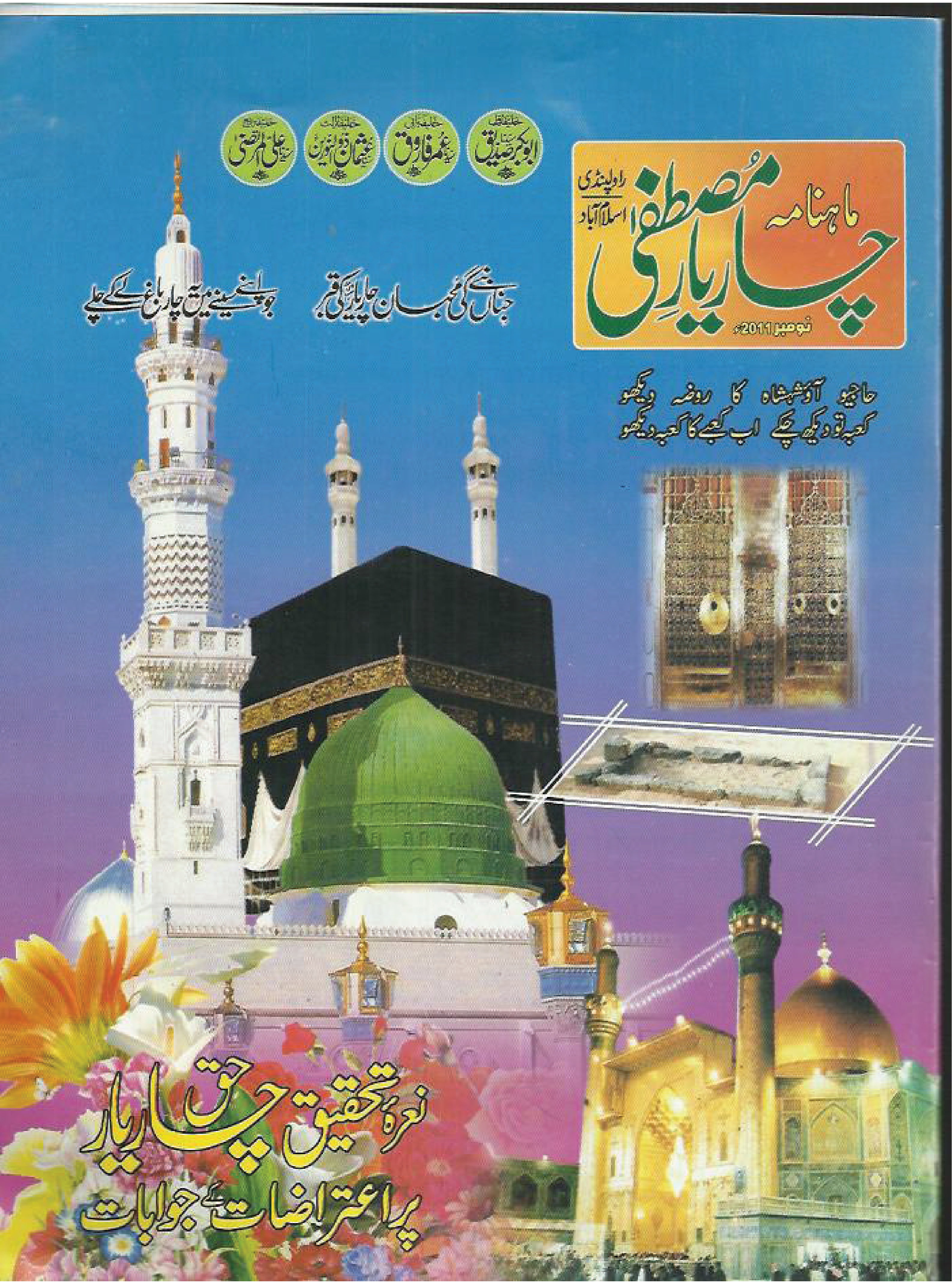

ماہنامہ
چاریارِ مصطفیٰ
راولپنڈی
اسلام آباد
نومبر 2011ء
خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق
خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق
خلیفہ ثالث سیدنا عثمان ذوالنورین
خلیفہ رابع سیدنا علی المرتضیٰ
جناں بنے گی محبان چار یار کی قبر
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے
حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو
نعرۂ تحقیق حق چار یار
پر اعتراضات کے جوابات

مجلہ چار یارِ مصطفیٰ

راولپنڈی اسلام آباد

ترسیل زر خط و کتابت مرکزی دفتر

متصل جامع مسجد جلالی

خیابان اقبال بخش کالونی پیرودھائی راولپنڈی

E-mail:
charyar.e.mustafa@gmail.com
www.charyar.e.mustafa.net
Mobile: 0333-5170513

وهو وسيلتك ووسيلة ابيك آدم علیہ السلام الى الله تعالىٰ يوم القيامة بل استقبله واستشفع به فيشفعه الله".

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین اپنی آواز رسول اللہ کی مسجد میں بلند نہ کر کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و توقیر بعد از وفات بھی اسی طرح ہے جس طرح آپ کی مبارک زندگی میں تھی (کیونکہ رسول اللہ ﷺ اپنی تربت انور میں زندہ ہیں) پھر جعفر منصور نے پوچھا اے ابو عبداللہ کیا دعا کے وقت میں اپنا چہرہ قبلہ کی طرف کروں؟ یا رسول اللہ ﷺ کی طرف؟ تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو اپنا چہرہ رسول اللہ ﷺ سے کیوں پھیرتا ہے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ تیرے بھی اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کے اللہ کی طرف سے قیامت تک وسیلہ ہیں۔ حضور علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو اپنا چہرہ حضور علیہ السلام کی طرف کر اور آپ سے شفاعت طلب کر اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول کرتا ہے۔

(شفاء شریف ج ۲ ص ۲۶، ۲۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، اتحاف الزائر ص ۳۶، ۱۱۵ مطبوعہ بیروت، اقتضاء ابن تیمیہ ص ۲۳۵ مطبوعہ انڈیا، نسیم الریاض ج ۳ ص ۳۹۸، تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی ص ۲۱۴ مطبوعہ لاہور)

مذکورہ بالا واقعہ سے واضح ہوا کہ:

۱۔ حضور سید عالم ﷺ کا ادب و احترام اسی طرح فرض ہے جس طرح کہ آپ کی ظاہری حیات طیبہ میں تھا۔ حضور تاجدار کائنات ﷺ اپنی تربت انور کے اندر اسی طرح زندہ و جاوید ہیں جس طرح کہ قبل از وفات کو حیات مبارکہ حاصل تھی۔

۲۔ جب رسول اللہ ﷺ کی تربت انور پر حاضری کا شرف حاصل ہو تو حضور ﷺ کی طرف منہ کر کے دعا مانگی جائے کیونکہ آپ کے وسیلہ سے اور آپ کی طرف کر کے مانگی گئی دعا اللہ تعالیٰ کبھی رد نہیں فرماتا۔

خدا کی رضا چاہتا ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

۳۔ "ولم تصرف وجهك عنه" سے تو امام مالک نے قیامت تک آنے والوں غلاموں کیلئے یہ عقیدہ متعین کر دیا کہ حضور سید عالم ﷺ سے اپنا چہرہ نہیں پھیرنا چاہئے منہ نہیں موڑنا چاہیے کیونکہ ان کی محبت یا الفت کے بغیر ایمان ہی کامل نہیں اور جو ان سے منہ پھیرتا ہے دنیا و آخرت میں اس کیلئے خسارہ وذلت ہے اس لئے:

تیرے در سے جو یار پھرتے ہیں
در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں

۴۔ "هو وسيلتك" سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ قیامت تک وسیلہ ہیں حضور ﷺ کو وسیلہ بنانا آپ کی ظاہری حیات تک محدود نہیں تھا کیونکہ حضور علیہ السلام کے کمالات ختم ہونے والے نہیں دن بدن ترقی پذیر ہیں۔

۵۔ "واستشفع به فيشفعه الله" سے واضح ہوا کہ حضور ﷺ سے شفاعت طلب کرنی چاہیے اور آپ کی شفاعت عنداللہ مقبول ہے۔

منکرین کا جواب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لاتشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد المسجد الحرام ومسجد الرسول والمسجد الاقصى".

نہ کجاوے باندھے جائیں مگر تین مساجد کی طرف یعنی مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ (متفق علیہ)۔

منکرین اس حدیث مبارکہ سے استدلال فاسد کرتے ہیں تینوں مساجد کے علاوہ کسی بھی جگہ چاہے روضہ رسول ﷺ ہو، مزارات انبیاء و اولیاء ہوں کیلئے سفر کرنا حرام ہے؟

آپ کی اس حدیث کی صحیح توضیح کیلئے اکابرین امت کی طرف رجوع کرتے ہیں تاکہ مانعین کے اوہام فاسد کی کلی کھل جائے علامہ ابن حجر عسقلانی قدس سرہ النورانی لکھتے ہیں:

"ان المراد لاتشد الرحال الى مسجد من المساجد للصلوة فيه غير هذا واما قصد زيارة صالح ونحوها فلا يدخلوا تحت النهى ويؤيده ما فى مسند احمد قال رسول الله ﷺ لاينبغى للمصلى ان يشد رحاله الى مسجد يبتغى فيه الصلوة غير المسجد الحرام والمسجد الاقصى ومسجدى".

مراد یہ ہے کہ کسی مسجد میں نماز پڑھنے کی نیت سے سفر نہ کرنا سوائے

ان تین مساجد کے لیکن کسی بزرگ کی زیارت یا کسی اور کام کے لئے کسی جگہ کا سفر کرنا اس نہی (منع) میں داخل نہیں اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو مسند امام احمد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی نمازی کو کسی اور مسجد میں نماز پڑھنے کی نیت سے سفر نہیں کرنا چاہئے سوائے مسجد حرام مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کے۔

(حاشیہ بخاری ج ا ص ۱۵۸ مطبوعہ کراچی)

مذکورہ بالا عبارت سے چند نکات سامنے آتے ہیں:

۔ "لاتشد الرحال" سے مراد یہ ہے کہ ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف اتنی فضیلت کا نظریہ رکھ کر قصد کرنا یہ جائز نہیں کسی بزرگ کی زیارت کیلئے سفر کرنا اور مزارات انبیاء واولیاء کیلئے سفر کرنا جائز ہے اس حدیث میں جو نہی ہے مزارات اس میں داخل نہیں ہیں۔

اس عبارت میں حدیث "لاتشد الرحال" کی تفسیر مسند امام احمد والی حدیث سے کردی گئی کہ "لاتشد الرحال سے اور مساجد کی طرف سفر اس نیت سے منع ہے تو پھر یہی تفسیر راجح ہوتی۔ مسند امام کی حدیث میں مستثنیٰ منہ کا ذکر موجود ہے تو پھر اور مساجد کی طرف سفر کرنا منع ہے۔ علامہ عبدالوہاب بن عساکر متوفی ۶۸۶ھ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"وقوله لاتشد الرحال معناه انه اذا نذر الصلوة فی بقعة غیرهذه المساجد الثلاثة لایلزمه او لاینعقد نذره لاتشد الرحال".

کا معنی یہ ہے کہ جس کسی شخص نے ان مساجد کے علاوہ مسجد کی طرف نماز کی نذر مانی نذر نہ واجب ہوگی اور نہ ہی نذر منعقد ہوگی۔

(اتحاف الزائر ص ۳۳ مطبوعہ انڈیا)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۰۵ھ:

امام غزالی علیہ الرحمۃ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ "شد رحال" سے استدلال کرنے والا انبیاء کرام حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہم السلام کے مزارات کی زیارت سے قبور روکتا ہے اس سے منع کرنا بالکل محال ہے اور جب انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات کی زیارت جائز قرار پائی تو اولیاء، علماء اور بزرگوں کے مزارات بھی انہیں کے حکم میں ہیں۔

(نورالایمان ص ۶۳ مطبوعہ صفہ پبلی کیشنز لاہور)

حضرت سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لاتجعلوا قبری عیدا ولاتتخذوا بیوتکم قبورا وصلوا علی حیثما کنتم فان صلوتکم تبلغنی".

(ابوداؤد شریف)

تم میری قبر کو عید نہ بناؤ اور اپنے گھر کو قبریں نہ بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو جہاں کہیں بھی ہو بے شک تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

اس حدیث مبارکہ کی بھی منکرین غلط تشریح کر کے حرمت زیارت مزارات انبیاء واولیاء ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کرتے ہیں چند جوابات ملاحظہ ہوں۔ علامہ نورالدین سمہودی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"قال الحافظ المنذری یحتمل ان یکون المراد به الحث علی کثرة زیارة قبره ﷺ وان لایهمل حتی لایزار الا فی بعض الاوقات کالعبد الذی یاتی فی العام الامرتین قال ویویده قوله لاتجعلوا بیوتکم قبورا ای لاتترکوا الصلوة فیها حتی تجعلوها کالقبور التی لایصل فیها قال السبکی ویحتمل ان یکون المراد لاتتخذوا وقتا مخصوصا لاتکون الزیارة الا فیه لاتجعلوا قبری عیدا".

۱۔ حافظ منذری نے فرمایا اس حدیث میں احتمال ہے کہ اس حدیث سے زیارت روضہ رسول ﷺ پر کثرت سے ابھارنا مراد ہے۔

۲۔ یا اس میں یہ احتمال ہے کہ روضہ رسول کی زیارت کو نہ ترک کیا جائے یہاں تک بعض اوقات اس کی زیارت کی جائے کی جانے اس شخص کی طرح جو سال میں صرف دو مرتبہ زیارت کے لیے ہے۔

۳۔ انہوں نے کہا اس بات کی تائید رسول اللہ ﷺ کا قول "لاتجعلوا بیوتکم قبور" بھی کرتا ہے کہ تم نماز کو اپنے گھروں میں پڑھنا ترک نہ کرو۔ یہاں تک انہیں قبروں کی طرح بنالو جن میں نماز نہیں پڑھی جاتی۔

۴۔ علامہ سبکی نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ زیارت کے لئے کوئی مخصوص وقت مقرر نہ کرلو کہ اس میں ہی زیارت کی جائے (جب وقت ملے تو روضہ رسول ﷺ کی زیارت کو آؤ)۔

(وفاء الوفاء ج ۲ ص ۱۹۱ مطبوعہ بیروت)

بقیہ صفحہ نمبر 22